چلتے ہوئے تلاوتِ قرآن کرنے کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Nor:13257 تاریخ: 30-01-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں منزل دُہرانے کے لیے یا ویسے ہی تلاوتِ کلامِ پاک کرتا ہوں، بیٹھے بیٹھے تلاوت کرنے میں سُستی آجاتی ہے، تو کھڑے ہو کر چلتے چلتے تلاوت کرتا ہوں، معلوم یہ کرنا ہے کہ میں چلتے ہوئے تلاوتِ کلامِ پاک کر سکتا ہوں یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

چلتے ہوئے تلاوت کرنا، جائز ہے جبکہ چلنے کی وجہ سے دل تلاوت کے علاوہ کسی اور طرف مشغول نہ ہوتا ہو۔ اگر چلنے کی وجہ سے توجہ بٹتی ہو یا دل تلاوت کے علاوہ کسی اور طرف مشغول ہو رہا ہو، تو اس صورت میں چلتے ہوئے تلاوت کرنا، مکروہ و ناپسندیدہ عمل ہے۔

فتاوی تاتارخانیہ، فتاوی خانیہ، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی میں ہے: ”أما قراءة الماشي والمحترف إن كان منتبها لا يشغله العمل والمشي جاز“ یعنی چلتے ہوئے اور کوئی کام کرتے ہوئے تلاوت کرنا، جائز ہے بشرطیکہ وہ متوجہ رہے اور اس کا کام کرنا یا چلنا اس کی توجہ بٹنے کا سبب نہ بنے۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ 143، مطبوعہ بیروت)

حلبی کبیری میں ہے:" والقراءة ماشيا او وهو يعمل عملا ان كان منتبها لا يشغل قلبه المشی والعمل جائزة والا تکره" یعنی چلتے ہوئے یا کوئی کام کرتے ہوئے قراءت کرنا، جائز ہے، جبکہ وہ متوجہ رہے، چلنا یا کام کرنا اس کے دل کو مشغول نہ کردے، ورنہ مکروہ ہے۔

(حلبی کبیری، صفحہ 496، مطبوعہ عارف آفندی)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:" چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔"

(بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 551، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

18 رجب المرجب 1445ھ/30 جنوری 2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے